چھ سو برس میں علمی رفتار
کا مختصر جائزہ

منطق ۔ فلسفہ ۔ توحید و عقائد ۔ نحو

عبیداللہ قدسی

ہم منطق فلسفہ اور عقائد کی کتابوں کی سلسلہ وار فہرست درج کرتے ہیں ۔ یہ فہرست ہم نے ایک مہینے کی شب و روز کی محنت سے بنائی ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس فہرست کا تجزیہ کر کے قارئین یہ اندازہ کرلیں کہ اسلامی دنیا میں ان چھ سو سالوں میں علم کی رفتار کیا رہی ہے ، اور اس بر صغیر میں ہماری علمی فکر کا کیا حال رہا ہے ۔ اس طرح ہم پاکستان کی گذشتہ علمی ترقی کا اندازہ کر سکیں گے ۔

ہم نے جتنی مشہور کتب کی فن وار فہرست درج کی ہے ، اور جتنے مشہور علماء کا ذکر کیا ہے ان کے حاشیے اور شرحیں اکثر ایران و توران اور شرق اوسط کا اثاثہ ہیں ۔ انہیں وہاں کے مغل سلاطین کی تعلیمی یادگار کہئے ۔ مغلوں کے دور میں اعلیٰ علمی درسگاہیں اور اکیڈیمیاں سرد پڑ گئی تھیں ، ایجادات و اختراعات کا زمانہ ختم ہو گیا تھا ، علمی ترقی رک گئی تھی ۔ فتنہ و فساد اور باہم جنگ و جدال نے علوم کو پھلنے اور پھولنے کا موقع نہیں دیا ۔ اس لئے علما کا سب سے بڑا کمال یہ تھا کہ وہ اپنے پیش رووں کی کتاب پر شرح لکھدیں یا شرح پر حاشیہ لکھدیں یا حاشیہ پر اور حاشیہ چڑھا دیں ۔ زمانہ گزرتا گیا اور لفظی موشگافیوں اور خیالات کے گورکھ دھندوں کا زور ہوتا گیا ۔ یہ مسلمانوں کی سلطنتوں کے انتشار اور علمی انحطاط کا دور تھا ۔ علماء ان فاتح سپاہیوں کے درباروں میں لفظ و بیان کی موشگافیوں سے اپنا اثر جماتے تھے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں علما میں بعض ایسے عالم بھی تھے کہ ان کی شرحیں اور حاشئے اصل کتاب کا درجہ رکھتے ہیں ۔ ان کا یہ مقام بھی قابل تحسین ہے کہ انہوں نے علم کی سرحدیں

اگر آگے نہیں بڑھائیں تو لوٹ پلٹ کر کے انہیں باقی رکھا ، اور سابقہ علوم کو متداول اور رائج رکھا ، اگرچہ درباری خواہش اور درسیات کی ضرورت کے لئے دو چار فن ہی تھے جن میں یہ لوگ الٹ پھیر کرتے رہے اور دوسرے علوم کی طرف توجہ نہیں کر سکے اس لئے وہ رفتہ رفتہ نا پید ہوتے گئے -

انہوں نے شریعت کے مروجہ قانون اور لوگوں کے رسم و رواج کے فیصلوں کے لئے فقہ پر سب سے زیادہ زور دیا - فقہ کے بعد درسی مزاولت اور باهمی ممارست کی خاطر منطق اور فلسفہ اور کچھ علم بیان کی کتابوں کی شرحیں اور حاشیوں پر محنت صرف کی - یہی شرحیں اور حاشیے اور حاشیے در حاشیے لشکری قاضیوں اور فوج کے اماموں کے ساتھ ہندوستان میں آئے ، اور بعد میں بھی بیرونی علماء کے شاگرد یہاں آ کر کبھی کبھی شمع علم روشن کرتے رہے - ان کتابوں کی فہرست اور حاشیوں کا سلسلہ دیکھنے سے یہ بھی اندازہ ہوگا کہ بعض درسگاهوں کے صدر مدرسوں اور اساتذہ ہند نے یہاں بھی شرحیں اور حاشیوں پر حاشیہ لکھنے کی کوشش کی ہے ، لیکن یہ کوشش اعتراضات و جوابات سے آگے نہیں بڑھ سکیں - کہیں غوامض و مشکلات کو حل کر دیا گیا اور کبھی حل مشکلات پر اعتراض کر دیا گیا ، تحلیل و تجزیہ کا یہ کام بھی چند ہی مدرسوں نے انجام دیا ، ان میں سے ایک دو کا کام مشکور و ماجور بھی ہوا -

ان میں سر فہرست علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کا نام آتا ہے جن کا انتقال ۱۰۶۷ھ میں ہوا - یہ شاهجہانی دور کے سب سے بڑے عالم ہیں ، دهلی دربار میں ان کی بڑی شان تھی - اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ اندازہ ہوگا کہ شاهجہان کا دور کچھ امن و امان کا دور ہے - اس وقت مغل سلطنت کا جماؤ شباب پر تھا - اگرچہ ہندوستان میں بڑی درسگاہیں اور شاندار علمی اکیڈیمیاں قائم نہیں تھیں ، لیکن اتنی نسلوں تک درسیات میں کتابوں کے الٹ پھیر کا یہ نتیجہ نکلا کہ آخر ایک ایسا عالم پیدا ہو گیا جو ماوراءالنہر کے شارحین اور ایران و توران کے حاشیہ نویسوں کی صف اول میں شمار کیا جا سکتا ہے - علامہ سیالکوٹی نے تمام متداول شرحوں اور حاشیوں پر ایسی قدرت حاصل کی کہ انہوں نے بھی کئی حاشیے لکھ دئے جو آج تک متداول ہیں - ایران و ترکستان تک ان کا اثر پہنچا - یہ صرف علامہ سیالکوٹی کی ذات تھی جس کی وجہ سے ہندوستان میں فلسفہ اور منطق کے حاشیوں کا احیا ہوا اور درسیات میں اس پر زور دیا جانے لگا -

شاھجہان نے ان کی تعظیم اور انعام و اکرام سے ھمت افزائی کی ۔ جب تک اھل علم کی کفالت کا ذمہ نہیں لیا جاتا علم ترقی نہیں کر سکتا ھے ۔ تمام دنیا میں علوم نے جب ھی ترقی کی ھے جب امن رھا اور اھل علم کی کفالت ھوتی رھی ، اور عوام بھی علوم سے بہرہ یاب ھوئے ۔ بغداد اور غرناطہ میں یہ سب چیزیں جمع ھوگئی تھیں ، اسی لئے وھاں علوم نے ایسی ترقی کی جس کی مثال یورپ کی انیسویں صدی سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی ۔

شاھجہان نے علامہ سیالکوٹی کو نقد اور جاگیر دینے کے علاوہ دو مرتبہ چاندی میں تلوایا ، اور ھر کتاب پر کافی انعام دیا ۔ چناں چہ تاریخ شاھد ھے اور جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ھے ، بے سر و سامانی اور فقر کے زمانے میں وہ تفسیر بیضاوی کا حاشیہ نہ لکھ سکے ۔ اگرچہ تمام مواد جمع کر لیا تھا ، لیکن جب انہیں بے فکری اور فارغ البالی نصیب ھوئی تو حاشیہ لکھنے بیٹھ گئے ۔

بہر کیف اس دور میں جب علوم کی کچھ قدر دانی ھوئی حاشیہ لکھنے اور شرحیں کرنے میں ایک مقدرت پیدا ھوگئی تو دوسرے دور میں محب اللہ بہاری نمو دار ھوئے ۔

مولانا محب اللہ بہاری نے منطق میں سلم العلوم لکھ کر ایک مقام پیدا کر لیا ۔ یہ عالمگیر کے زمانہ کے سر آمد علماء میں سے تھے ، اور عالمگیر کی قدر دانی کی وجہ سے یہ بھی ابھر سکے ۔ عالمگیر بادشاہ نے انہیں لکھنؤ کا قاضی بنایا ، پھر معزول کیا ، پھر حیدرآباد دکن کا قاضی بنایا ، پھر معزول کر دیا ، اور اس کے بعد اپنے پوتے کا استاد بنا دیا ، اس کے بعد ۱۱۱۹ھ میں ھندوستان کا صدر قاضی یعنی قاضی القضاۃ مقرر کر دیا ، فاضل خان کے خطاب سے نوازا ۔ ان کا اسی سال انتقال ھو گیا ۔

عالمگیر نے قانون شریعت کی تدوین پر خاص توجہ کی ۔ علماء کی سر پرستی کی اور فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کرائی ۔ یہ دور فقہ کی سر پرستی کا تھا ، چناں چہ مولانا محب اللہ بہاری نے ایک کتاب " مسلم الثبوت " اصول فقہ میں لکھی جو بیرون ھند بھی اصول کی کتابوں میں شمار کی گئی ھے ۔

مولانا محب اللہ بہاری کی منطق کی کتاب مسلم کی ھندوستان میں یکے بعد دیگرے شرحیں لکھی گئیں ۔ بعد میں جتنے سربر آوردہ مدرس ھوئے

انہوں نے اس پر قلم اٹھایا ۔ ان میں سے قاضی مبارک ، حمد اللہ سندیلوی ، مولوی محمد مبین ، بحرالعلوم اور مولانا عبدالحق کی شرحیں مشہور اور متداول ہیں ۔

فرنگی محل کے علماء اور خیر آبادی اساتذۂ منطق وفلسفہ نے ہندوستان میں اس فن کا چراغ روشن رکھا ۔ خیر آبادی سلسلہ کے ذیل کے علماء نے منطق و فلسفہ کے درس میں بڑی شہرت حاصل کی ہندوستان کے باہر کابل و بخارا تک سے طلباء ان کے درس میں آ کر شریک ہوتے تھے آخر آخر میں علوم کا چراغ کابل وبخارا میں بے نور ہو گیا تھا ، اس لئے دستار بندی کے شائق ہندوستان ہی کی طرف متوجہ ہوتے تھے ۔ ہندوستان کے ان مدرسین میں جن لوگوں نے منطق و فلسفہ پر رسائل لکھے اور اپنے زمانے میں اپنی تحریروں کی وجہ سے مشہور ہوئے ان میں مولانا عبدالحق خیرآبادی، مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانابرکات احمد بہاری ثم ٹونکی، مولانا معین الدین اجمیری قابل ذکر ہیں ۔

بہر کیف ان تمام متقدمین اور متاخرین علمائے منطق و فلسفہ میں مولانا محب اللہ بہاری کو چھوڑ کر علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کو جو بلند مقام حاصل ہوا وہ کسی کو حاصل نہیں ہوا ۔ ان کے حاشیے ایران و توران کے حاشیوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں ۔

اب سینکن کی ترتیب کے ساتھ فنون کی فہرست سلسلہ وار درج کی جاتی ہے ۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے آپ کو منطق فلسفہ ، عقائد پر لکھی ہوئی کتابوں کا اندازہ ہو جائے گا ۔ ہم نے ان فنون کی ایک ایک کتاب جو اصل متن کا کام دیتی ہے اور مستقل تصنیف ہے ، شروع میں لکھدی ہے ، اور اس کے بعد صرف شرحیں اور حاشیے لکھے گئے ، ان کی ترتیب قائم کردی ہے ۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا صرف شرحوں اور حاشیوں کے عالم وجود میں آتے رہے ۔ پھر حاشیوں پر حاشئے لکھنے کا زمانہ آیا ، اور متنون کو بغیر شرح اور حاشیے کے پڑھنے پڑھانے تک کا دور ختم ہوگیا ۔ علم کے انحطاط کا اندازہ اس سے ہوگا کہ جو محقق جتنا مقدم ہے اسی قدر مشہور اور مستند ہے اور بعد کے لوگ علم میں بھی متاخر ہیں ۔

* * * *

منطق

منطق کا پہلا متن شمسیه

٦٧٥ھ شمسیه

علامه الکاتبی قزوینی نے منطق میں ایک رساله لکھا جس کا نام تھا الرساله الشمسیه فی قواعد المنطقیه اب آپ اس کی شرحیں اور حاشئے ملاحظه کیجئے ، یه ضمیر الدین طوسی کے شاگرد تھے -

٧٦٦ھ قطبی

شرح شمسیه جو قطب الدین رازی نے دمشق میں لکھی یه درس میں همیشه سے داخل هے اسے قطبی کہتے هیں - اور ابھی تک متداول هے ، اس کے علاوه انہوں نے تصورات اور تصدیقات کی الگ الگ بھی شرح کی جس پر علیحده حاشئے لکھے گئے هیں -

٧٩٣ھ تفتا زانی

شرح شمسیه سعد الدین تفتا زانی نے رساله شمسیه کی شرح لکھی ، لہذا رساله شمسیه کی صرف دو شرحیں مشہور هیں - ایک قطب الدین کی دوسری تفتا زانی کی، اس کے بعد تمام لوگوں نے انہیں دو پر حاشئے چڑھائے -

٨١٦ھ سید شریف :

حاشیه شرح قطب ، سید شریف جرجانی نے قطب رازی کی شرح پر حاشیه لکھا یه بھی متداول هے-

٩١٨ھ الدوانی :

حاشیه دوانی ، جلال الدین ، انہوں نے بھی قطب رازی کی شرح پر حاشیه لکھا یه بھی رائج هے-

٩٥١ھ عصامی :

حاشیه شرح قطب ، العصام ابراهیم بن محمد بن عرب شاه خراسان کے باشندے اور مولانا جامی کے شاگرد تھے -

Iqbal Cyber Library.Net All rights reserved. 2002-2006

۱۰۶۷ھ سیالکوٹی : حاشیہ علی شرح قطب ، بر صغیر کے صرف ایک عالم ہیں جن کا حاشیہ بھی شمار میں آیا ، ان کا نام تھا عبدالحکیم سیالکوٹی دور شاہجہانی کے مسلم عالم تھے -

۱۰۶۷ھ سیالکوٹی : حاشیہ علی شرح سید شریف ، انہوں نے دونوں شرحوں پر حاشئے لکھے -

۱۱۰۱ھ میر زاہد : حاشیہ علی شرح دوانی ، میر زاہد کابل کے تھے- ان کا حاشیہ بھی متداول ہے -

۱۱۰۱ھ میر زاہد : حاشیہ زاہدیہ علی شرح قطب انہوں نے بھی دونوں شرحوں پر حاشئے لکھے -

۱۲۲۰ھ خانملا : حاشیہ خانملا محمد حسین پیشاوری علی حاشیہ میر زاہد علی شرح دوانی اس بر صغیر کے یہ دوسرے باشندے ہیں جنہوں نے متاخرین میں اپنا نام کیا -

۱۲۳۰ھ الدسوقی : حاشیہ علی شرح قطب رازی ، مصر کے باشندے محمد الدسوقی -

۱۲۳۰ھ قرۃ داؤد : حاشیہ علی التصورات قطب -

۱۳۰۰ھ السکندری : حاشیہ علی شرح شمسیہ -

۱۳۰۰ھ عبدالحق : تعلیقات علی حواشی میر زاہد علی القطبیہ ، یہ تیسرے ہندوستانی ہیں - جنہوں نے سب سے آخر میں ذیلی حاشیہ لکھا -

منطق کا دوسرا متن ایساغوجی

۶۶۰ھ الابہری : ایساغوجی ، اثیر الدین الفضل الابہری کا مشہور متن ہے یہ ابھی تک درسیات میں داخل ہے- اس پر کئی شرحیں اور حاشئے لکھے گئے ، علامہ

الابہری امام فخر الدین رازی کے شاگرد تھے۔ ایساغوجی کے معنی ہیں پانچ کلیات یعنی جنس ، نوع ، فصل ، خاصہ ، عرض عام ، اس کتاب کا متن لاطینی ترجمہ کے ساتھ روم میں ۱۶۲۵ء میں طبع ہو چکا تھا، ہندوستان میں پہلی ۱۲۶۵ء میں طبع ہوا۔

۶۶۰ھ الابہری : (شرح ایسا غوجی) "قال اقول" مصنف نے خود اپنی کتاب کی شرح لکھی۔

۸۱۶ھ سید شریف : شرح ایساغوجی المعرف بہ میر ایساغوجی سید شریف جرجانی قاہرہ طبع ۱۳۲۱ھ۔

۹۲۵ھ انصاری : شرح ایسا غوجی و یعرف بالمطلع ، ابو یحیٰی ذکریا انصاری قاہرہ طبع ۱۲۸۲ھ۔

۱۲۰۵ھ الکلنبوی : شرح ایساغوجی ، مرزا ابوالفتح قاہرہ طبع ۱۲۷۵ھ۔

عطار : حاشیہ عطار علی شرح ایساغوجی قاہرہ۔

۱۲۹۹ھ علیش : حاشیہ محمد علیش علی شرح ایساغوجی لزکریا انصاری قاہرہ طبع ۱۲۸۳ھ۔

۱۹۰۰ع شاکر مصری : شرح ایساغوجی طبع ۱۹۰۰ع۔

۱۳۰۹ھ فضل حق : شرح ایساغوجی المسمی بمیر ایساغوجی مولانا فضل حق رامپوری طبع دہلی ۱۳۰۹ھ یہی کتاب بعد میں سید شریف جرجانی کی طرف منسوب ہو کر مصر سے طبع ہوئی ۱۳۲۱ھ میں ، اس لئے اصل شارح کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

منطق و فلسفہ کا ایک متن:

اثیر الدین الابہری نے دوسری کتاب فلسفہ میں لکھی اس میں منطق کا حصہ بھی شامل ہے یہ بھی

ہمیشہ درسیات میں ہی رہی اور ہندوستان کے درس نظامی اور دوسرے درس میں ہمیشہ سے متداول ہے ، اس پر بھی کافی شرحیں اور حاشئے لکھے گئے ہیں -

۶۶۰ھ الابہری : هدایہ الحکمہ اثیرالدین الابہری روم میں ہوئے ، طبع ہند ۱۲۸۸ھ -

۹۰۳ھ قاضمیر : شرح ہدایہ الحکمہ ، قاضی میر حسن ، ہرات طبع استانہ ۱۲۶۳ھ طبع ہند ۱۲۷۸ھ -

۹۷۹ھ لاری : حاشیہ عبدالغفور لاری علی شرح قاضمیر -

۱۰۵۰ھ صدرا : شرح ہدایہ الحکمہ ، صدر الدین شیرازی المشہور بملا صدرا طبع ہند ۱۳۰۸ھ یہ نصیر الدین طوسی کے ہم عصر تھے ، ہندوستان میں یہ کتاب درسیات میں داخل رہی ، جس نے صدرا کو پڑھ لیا وہ فاضل ہوگیا ، انشاالله خان کا شعر ہے -

انشاالله خان بڑے پھاجل جی ہیں
صدرا پڑھے ہیں جن سے طلبعلم آئے کے

(انشاالله خان بڑے فاضل ہیں صدرا پڑھتے ہیں جن سے طالبعلم آکر کے) -

شیخ زادہ : حاشیہ شیخ زادہ اسمعیل کلنبوی علی شرح قاضمیر -

۱۰۶۷ھ سیالکوٹی : حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی علی حاشیہ عبدالغفور لاری ، علامہ سیالکوٹی کا حاشیہ پر حاشیہ ہے ، باقی تمام شرحیں اور حاشئے ہیں -

۱۳۰۴ھ عبدالحی لکھنوی : حاشیہ علی شرح ہدایہ الحکمہ لصدرا ، طبع ہند ۱۳۰۸ھ -

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

بلاغت

علامہ الکاتبی قزوینی کی کتاب جس طرح منطق میں بے حد مقبول ہوئی اور اس پر شرحیں اور حاشئے سب سے زیادہ لکھے گئے ھیں اسی طرح ان کا دوسرا متن علم بلاغت میں بھی مستند اور مقبول ھوا -

٦٧٥ھ الکاتبی : تلخیص المفتاح الکاتبی القزوینی -

٧٩٣ھ تفتا زانی : شرح تلخیص ، المطول ، تفتازانی سعد الدین -

٨١٦ھ سید شریف : حواشی سید شریف الجرجانی علی المطول ، یہ شیراز میں تیمور لنگ کے زمانہ میں تھے ، طبع ١٢٤١ھ -

٨٥٠ھ اللیثی : حاشیہ علی المطول ابوالقاسم اللیثی -

٨٨٦ھ ملا حسن : حاشیہ علی المطول یہ مصنف کے نام ھی سے مشہور ھے ملا حسن -

٩٧٧ھ الشربینی : تقریرات الشربینی علی المطول، شربینی خطیب مصر-

١٠٦٧ھ سیالکوٹی : حاشیہ علی المطول عبدالحکیم سیالکوٹی (دور شاھجہان)-

١٢٣٠ھ الدسوقی : حاشیہ علی شرح التفتازانی -

١٣١٢ھ جودت پاشا : تعلیقات علی اوائل المطول آستانہ ١٢٩٣ھ -

التوحید والعقائد

منطق اور فلسفہ کے برابر جس چیز نے مسلمانوں کو اپنی طرف ھمیشہ متوجہ کیا وہ عقائد و توحید کی کتب ھیں - فلسفہ اور منطق کے داخل ھوتے ھی فلسفیانہ نظر سے اس علم پر بحث ھونے لگی - علم کلام مستقل ایک فن ھو گیا - پھر عقائد و ایمانیات پر مستقل تصانیف کا دور شروع ھوا ، توحید باری تعالی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved 2002-2006

اس کا بنیادی مسئلہ ہے، اس لئے اسی اساس پر اعتقادات کی عمارت کھڑی ہوئی۔ قرون اول کی کتابوں کے بعد ایک مستقل کتاب ساتویں صدی ہجری میں عقائد النسفی لکھی گئی۔ یہ سنی اعتقادات پر مبنی ہے۔ یہ متن اسقدر مقبول ہوا کہ آج تک تمام درسوں میں یہی متداول ہے۔ اس کی بے شمار شرحیں اور حاشئے لکھے گئے۔ چونکہ نسفی کی کتاب پر بغیر فلسفہ کے بحث نہیں ہو سکتی تھی، اس لئے فلسفہ کا بھی بڑا حصہ اس کے حاشیوں میں شامل ہے۔

۵۳۷ھ النسفی : عقائد النسفی (کتاب التوحید والعقائد) نجم الدین ابی حفص عمر النسفی یہ جار اللہ زمخشری کے ہمعصر تھے۔ ان کے زمانہ تک ہر فرقہ کی بحثیں اور ہر مکتبہ خیال کے افکار مدون ہو چکے تھے اس لئے ان کی کتاب میں اصل بحث کا خلاصہ آگیا اور یہ توحید کی بحث میں مختصر لیکن مکمل متن ہوگیا۔

۷۹۳ھ تفتازانی : شرح عقائد النسفی، سعد الدین تفتازانی۔

۸۶۲ھ الخیالی : حاشیہ الخیالی علی شرح عقائد، شیخ احمد بن موسی مشہور الخیالی جن کی کتاب کا نام بھی خیالی ہو گیا، بہت مستند حاشیہ ہے اور اس پر لوگوں نے بہت طبع آزمائی کی۔ یہ سلطانیہ بروسا میں مدرس تھے۔ اس زمانہ میں انہیں ایک سو تیس روپیہ روز تنخواہ ملتی تھی، (یہ سلطان محمد خان کا زمانہ تھا)۔

۹۵۱ھ العصام : حاشیہ عصامی علی شرح السعد اس کا دوسرا نام الفوائد النسفیہ ہے۔

۹۷۹ھ بہشتی : حاشیہ بہشتی، شیخ رمضان علی حاشیہ الخیالی۔

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

١٠٦٧ھ سیالکوٹی : حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی علی حاشیہ الخیالی ۔

خالد : حاشیہ علی حاشیہ السیالکوٹی ، خالد البغدادی ضیاء الدین نزیل دمشق یہ علامہ السیالکوٹی کے شاگرد تھے ، پھر دمشق چلے گئے ۔ وہاں انہوں نے استاد کے حاشیہ پر حاشیہ لکھا ۔ اس طرح ان کا حاشیہ شرح تفتازانی کے حاشئے پر حاشیہ ہوا ۔

١٣٠٠ھ الاسکندری : حاشیہ ابو عبداللہ الاسکندری علی حاشیہ الخیالی طبع بولاق ١٢٩٥ھ ۔

مصلح الدین : حاشیہ مصلح الدین علی الخیالی ۔

١٢٢٨ھ خادم حسین : حاشیہ مولوی خادم حسین عظیم آبادی لکھنوی ١٢٨٢ھ ۔

عقائد پر اور بہت سے متن لکھے گئے ہیں ، اور ان کی بھی شرحیں ہوئیں مثلاً قاضی عضد الدین شیرازی کی عقائد عضدیہ جو آخر زمانہ قید میں انتقال سے پہلے لکھی تھی ، انہیں کی دوسری کتاب المواقف بہت مشہور ہے ، جس کی سید شریف جرجانی نے شرح لکھی ، لیکن جو شہرت عقائد نسفی کو ہوئی وہ دوسری کسی کتاب کو نہیں ہوئی ، خصوصاً عجم اور ہندوستان میں اسے بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ۔

توحید و عقائد

توحید و عقائد کا دوسرا مشہور متن نصیر الدین طوسی کا ہے ۔ یہ بھی مقبول اور مشہور کتاب ہے ۔ چونکہ اس میں شیعی مکتبہ فکر کی جھلک تھی اس لئے اہل سنت نے اس پر اس نظر سے بھی شرحیں لکھی ہیں یہ بھی درسیات میں داخل رہی ہے ۔ اسے منتہی طالبعلم پڑھا کرتے تھے ۔

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

۶۷۲ھ طوسی : تجرید الکلام ، نصیر الدین طوسی -

۸۷۹ھ قوشجی : شرح تجرید علاءالدین علی بن محمد قوشجی-

۹۱۸ھ الدوانی : حاشیه جلال (الدین) الدوانی علی شرح القوشجی آستانه طبع ۱۳۰۷ھ -

۱۰۵۰ھ صدرا : حاشیه صدرالدین شیرازی علی شرح تجرید للقوشجی -

نحو

فنون ضروریه میں ایک فن نحو کا ہے۔ اس میں ایک متن کافیه ہے جسے طلبه همیشه حفظ کر لیا کرتے اکثر کتابوں کے متون اسی نیت سے لکھے گئے تھے که شاگرد آسانی سے املا کرلیں اور حفظ کرلیں - پھر اساتذہ پڑھاتے وقت اس پر تفصیلی بحث کرتے تھے - جب اس تفصیل پر عبور نه رہا اور علم کی کساد بازاری ہوئی تو شرحوں اور حاشیوں کا دور شروع ہوا۔

۶۴۶ھ ابن حاجب مصری : الکافیه -

۸۹۸ھ جامی : شرح کافیه ، ملا جامی یه کتاب اسی نام سے مشہور ہے ورنه اس کا نام ہے الفوائد الضیائیه ، اب یه شرح جامی مشہور ہے۔

۹۰۴ھ قاضمیر : شرح کافیه قاضی میر حسن هرات -

۹۵۱ھ عصام : حاشیه عصام الدین علی شرح جامی -

۹۷۹ھ لاری : حاشیه عبدالغفور لاری طبع ۱۲۸۲ھ -

۱۰۱۹ھ جمال : حاشیه ملا جمال علی شرح جامی -

۱۲۵۶ھ محرم : حاشیه محرم آفندی بولاق طبع ۱۲۵۲ھ -

منطق کا متن ہندوستان میں

ہندوستان میں منطق پر ایک ایسا رسالہ لکھا گیا جس کا متن بہت مقبول ہوا - اس پر حاشئے اور شرحیں لکھی گئیں ، اور اسے بھی درسیات میں داخل کیا گیا - اس کے مصنف قاضی محب اللہ بہاری ہیں منطق میں ان کی کتاب سلم العلوم اور دوسری کتاب مسلم الثبوت اصول فقہ میں مشہور ہے ، ان کی یہ دونوں کتابیں بہت مقبول ہوئیں -

١١١٩ھ محب اللہ بہاری :	سلم العلوم (منطق) طبع لکھنو ١٢٦٥ھ طبع لاہور ١٣٠٩ھ -
قاضی مبارک :	شرح سلم العلوم ، اس پر بھی کئی حاشئے لکھے گئے طبع ١٣١٦ھ -
حمد اللہ سندیلی :	شرح سلم العلوم ، اس پر حاشیہ ہے الہی بخش کا ١٢٧٨ھ -
١١٨٠ھ بحر العلوم :	شرح سلم العلوم ، مولانا عبدالعلی طبع دھلی ١٣٠٩ھ -
مولوی مبین :	شرح سلم العلوم مسمی بہ مراۃ الشروع طبع قازان ١٩١١ع طبع لکھنو ١٩١٨ع -

یہ تمام کتابیں مصر قازان وغیرہ میں بھی طبع ہوئیں اور ہندوستان میں بھی بار بار چھپتی رہیں - مولانا بحرالعلوم نے شرح مسلم الثبوت بھی لکھی ہے جو ہندوستان اور بیرون ہند دونوں جگہ طبع ہوئی -

ہم نے یہ تمام فہرستیں مرتب کرتے وقت ان کے سنین اور مصنفین کی تقسیم و ترتیب کے لئے صرف ایک کتاب کو پیش نظر رکھا ہے - اس کتاب کا نام ہے ''معجم المطبوعات العربیہ و المعربہ ،، مصنفہ یوسف سرکیس مطبعہ سرکیس مصر ١٣٢٨ھ -

امریکہ میں ایک مستشرق نے اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ تفاسیر پر لکھا ہے۔ اس مقالہ سے ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیا میں تفاسیر قرآن حکیم کا کتنا ذخیرہ ہے اور اس کے کون کون سے مصنفین ہیں ۔ اگر ہم اپنے علمی ورثہ سے واقف ہونا چاہتے ہیں اور اپنے اثاثہ علم سے بہرہ ور ہوکر علم کی سرحدیں آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو یہ مسلمانوں کا اپنا کام ہے کہ وہ اپنے تمام علوم اور مصنفین کی ادوار اور ممالک کے لحاظ سے فہرستیں تیار کر لیں ۔ اس طرح ہماری پوری ترقی پر نظر ہو جائے گی اور علم کے تشنہ گوشے اور بعد میں زوال کے اسباب واضح ہوکر سامنے آ سکیں گے ۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006